

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری طلاق کو تین برس ہو چکے ہیں اور سب معاملات و کیل کے ذریعے مکمل ہونے تھے میرے سابقہ خاوند نے بات جیت سے انکار کر دیا تھا۔ میں یہ جانتا چاہتی ہوں کہ اس نے اب تک مجھے طلاق کا ایک کلمہ تک نہیں کہا، اب کچھ لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ میرے سامنے طلاق کا لفظ بولے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کیونکہ مجھے اس سے بہت پریشانی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

طلاق کے لیے یہ کوئی شرط نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے طلاق کے الفاظ کہے اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ بیوی کو اس کا علم ہو۔ جب کبھی آدمی نے طلاق کے الفاظ بولے یا طلاق لکھ دی تو طلاق صحیح ہوگی اگرچہ اس کا بیوی کو علم نہ بھی ہو۔ اگر آپ کے خاوند نے طلاق کے سارے معاملات و کیل کے پاس مکمل کیے ہیں تو یہ طلاق صحیح ہے اور واقع ہو چکی ہے۔

شیخ ابن عمشین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ :

ایک آدمی اپنی بیوی سے لے کر عرصے تک غائب رہا اور اسے طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بھی بتائے تو کیا یہ طلاق واقع ہو جائے گی؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب تھا :

طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنی بیوی کو اس کا نہ بھی بتائے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس سے اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی خواہ بیوی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اس بنا پر فرج کریں کہ اگر عورت کو طلاق کا علم تین حیض گزر جانے کے بعد ہو تو اس کی عدت پوری ہو چکی ہوگی حالانکہ اسے اس کا علم ہی نہیں تھا۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس کی بیوی کو خاوند کی وفات کا علم عدت گزرنے کے بعد ہو تو اس پر کوئی عدت نہیں، اس لیے کہ عدت کی مدت تو پہلے ہی گزر چکی ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ ابن عمشین رحمۃ اللہ علیہ (2/804) (شیخ محمد المنجد)

حدامعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 427

محدث فتویٰ